کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز میں سر ڈھانپنا اسکی شرعی حیثیت کیا ہے؟
چاہے ٹوپی سے ہو یا عمامہ یا کوئی اور رومال وغیرہ سے۔
تفصیلی جواب رحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

المستفتی: ابوالقاسم محمد راشد ڈسکوی

شعبہ اندراج
دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور
سلسلہ وار نمبر ۶۹۹ نام سید اعزاز علی شاہ
تاریخ آمد 7/10/09 تاریخ روانگی 14/10/09
فتویٰ نمبر ۵۲۰/۲۹۶/۳۲۱ نوعیت ڈاک
دستخط

الجواب وباللہ التوفیق:-
واضح رہے کہ نماز میں سر ڈھانپنا آداب نماز میں سے ہے۔ اس لیے فقہائے کرام کے نزدیک اگر نماز میں محض سستی کی وجہ سے سر کھلا رکھا جائے تو یہ مکروہ ہے۔ ہاں اگر سر کھلا رکھنا عاجزی اور تذللاً ہو تو اس صورت میں گنجائش ہے کہ سر کھلا رکھا جائے۔ مساجد میں ان جیسے امور سے بچنا ضروری ہے۔ کیونکہ عام لوگ یہ بے ادبی سمجھتے ہیں۔

ہر سر ڈھانپنے کے لیے عمامہ، ٹوپی یا رومال جو بھی ہو۔ استعمال کی گنجائش ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ سر ڈھانپنے میں پورے سر کی رعایت ہو۔ ورنہ سر کے درمیان والے حصہ کو کھلا رکھنے سے مقصد پورا نہیں ہوگا۔

والدلیل علی ذلک:-

وتکرہ الصلاۃ حاسراً رأسہ اذا کان یجد العمامہ وقد فعل ذلک تکاسلاً او تہاوناً ولا بأس به اذا فعلہ تذللاً وخشوعاً بل ھو حسن (الفتاوی ھندیہ ۱/ ۱۰۶)

وقال حسن البصریؒ کان القوم یسجدون علی العمامۃ والقلنسوۃ ویداہ فی کمہ (بخاری شریف ۱/ ۵۶)

جاری ہے ⟵

Scanned by CamScanner

ویکرہ الاعتجار وھو ان یکور عمامتہ ویترک وسط رأسہ مکشوفًا

(الفتاوی الھندیہ ۱/ ۱۰۶)

کتبہ

سید اعزاز علی شاہ۔

درجہ تخصص سال اول

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۴۴۳/۴/۱